سوال

(106)ارشادِباری تعالیٰ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا کی تفسیر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

حسب ذیل ارشادِباری تعالیٰ کے کیا معنی ہیں؟

وَعَلَى الَّذينَ هادوا حَرَّمنا كُلَّ ذى ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ البَقَرِ وَالغَنَمِ حَرَّمنا عَلَيهِم شُحومَهُما إِلّا ما حَمَلَت ظُهورُهُما أَوِ الحَوايا أَو مَا اختَلَطَ بِعَظمٍ ۚ ذٰلِكَ جَزَينٰهُم بِبَغيِهِم ۖ وَإِنّا لَصٰدِقونَ ١٤٦ ... سورة الانعام

''اور یہود پر ہم نے تمام ناخن والے جانور حرام کردیئے تھے اور گائے اور بکری میں سے ان دونوں کی چربیاں ان پر ہم نے حرام کردی تھیں مگروہ جوان کی پشت پر یا انتڑیوں میں لگی ہویا جوہڈی سے ملی ہو۔ان کی شرارت کے سبب ہم نے ان کو یہ سزادی اور ہم یقیناًسچے ہیں۔''

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ اس نے یہودیوں پر ناخن والے تمام چوپائے جانور حرام کردیے تھے۔ اہل علم کا کہنا ہے کہ ناخن والے جانور سے مراد وہ جانور ہے جس کے ہاتھ اور پاؤں میں کٹ نہ ہو بلکہ وہ آپس میں یکجا ہو کر ملے ہوئے ہوں، مثلاً جس طرح اونٹ کا پاؤں ہوتا ہے جب کہ کچھ جانوروں کے پاؤں کٹے بھی ہوتے ہیں، مثلاً جس طرح بکریوں اور گایوں کے پاؤں تو اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر ہر ناخن والے جانور کو حرام کردیا تھا، نیز ان کے لیے گایوں اور بکریوں کی چربی کو بھی حرام قرار دیا تھا۔ سوائے اس کے جو ان کی پیٹھ پر لگی ہو یا اوجھڑی میں ہو یا ہڈی میں ملی ہو، تو یہ ان کے لیے حلال تھی۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ یہ حرمت ان کی سرکشی اور عداوت کی وجہ سے تھی، یعنی انہوں نے جب بغاوت وعداوت کی روش کا اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بعض پاک (اور حلال) چیزوں کو بھی حرام قرار دے دیا جیسا کہ ایک دوسری آیت میں ارشادِباری تعالیٰ ہے:

فَبِظُلمٍ مِنَ الَّذينَ هادوا حَرَّمنا عَلَيهِم طَيِّبٰتٍ أُحِلَّت لَهُم وَبِصَدِّهِم عَن سَبيلِ اللَّهِ كَثيرًا ١٦٠ ... سورة النساء

''جو نفیس چیزیں ان کے لئے حلال کی گئی تھیں وہ ہم نے ان پر حرام کردیں ان کے ظلم کے باعث اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اکثر لوگوں کو روکنے کے باعث۔''

یہ گویا دنیا میں سزا کی ایک صورت تھی اسی لیے تو فرمایا:

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُم بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا لَصٰدِقُونَ 146 ... سورة الانعام

''ان کی شرارت کے سبب ہم نے ان کو یہ سزا دی اور ہم یقیناً سچے ہیں۔''

اس آیت میں ضمیر ''ہم'' یہاں اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹتی ہے اوراس نے یہاں جمع کے صیغے تعظیم کےلیے استعمال کیے ہیں کیونکہ وہ سب سے زیادہ سچا قائل اور سب سے بڑا عادل حاکم ہے۔ اس آیت کریمہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسان جب اپنے رب کی معصیت اورنافرمانی کرتا ہے تو اس پر بعض پاک (اور حلال) چیزوں کو بھی حرام قرار دیا جاتا ہے۔ یا تو شرعاً جیسا کہ یہودیوں کےلیے مذکورہ بالا اشیاء کو حرام قرار دیا گیا تھا یا پھر انہیں قدراً حرام قرار دیا جاتا ہے کہ انسان کئی ایسی آفتوں سے دوچار ہو جاتا ہے جو اسے بعض پاک (اور حلال) چیزیں کھانے میں رکاوٹ بن جاتی ہیں۔ اسی طرح گناہوں اور معصیتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قحط سالی اور پھلوں کی کمی میں بھی مبتلا کردیتا ہے اور اگر لوگ تقویٰ کی زندگی بسر کریں، اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ کے حکم کی پابندی کریں اوراپنے رب کی اطاعت بجالائیں تو پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ 96 ... سورة الاعراف

''اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے۔''

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو ایمان و تقویٰ کی دولت سے سرفراز فرمائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص99

محدث فتویٰ